37679 - بیوی سے جماع کرتے ہوئے اذان فجر کا سننا

سوال

جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کررہا ہو اور اذان فجر شروع ہو جائے تو کیا حکم ہے آیا وہ اپنی حاجت پوری کرے یا کہ اذان سنتے ہی ہم بستری ترک کردے، اس کے متعلق ہمیں فتوی دے کر عنداللہ ماجور ہوں ؟

پسندیدہ جواب

جب کوئی شخص بیوی سے جماع کررہا ہو اور طلوع فجر ہو جائے تو اسے فورا اس سے رک جانا چاہیے، اور اس کا روزہ صحیح ہوگا اور اس پر کچھ بھی نہیں، لیکن اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ طلوع فجر کے بعد بھی ہم بستری میں مشغول رہے، اگر اس نے ایسا کیا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے لھذا اس پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی دینا لازم ہے۔

اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ : غلام آزاد کیا جائے، اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، آپ اس کی مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (1672) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

یہ تو طلوع فجر کے متعلق تھا لیکن مؤذن کی اذان فجر کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ :

اگر تو مؤذن طلوع فجر کے ساتھ ہی اذان دیتا ہے تو پھر اذان سنتے ہی فوری طور پر جماع سے رکنا ضروری ہے، اگر ایسا نہیں کرے گا تو پھر روزے کی قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔

لیکن اگر مؤذن طلوع فجر سے قبل اذان کہتا ہے، جیسا کہ بعض مؤذن حضرات غلط اجتھاد کرتے ہوئے اپنے گمان میں روزے کی لیے احتیاط کرتے ہوئے پہلے ہی اذان کہہ دیتے ہیں تو اس حالت میں طلوع فجر کے یقین ہونے تک جماع کیا جاسکتا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

جب کوئی شخص اذان فجر سن کے بعد پانی پیئے تو کیا اس کا روزہ صحیح ہوگا ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جب مؤذن نے طلوع فجر کے یقین ہونے کے بعد اذان کہی تو اس کے بعد روزے دار کے لیے کھانا پینا جائز نہیں، لیکن اگر مؤذن طلوع فجر سے پہلے ہی اذان کہتا ہے تو پھر کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں حتی کہ طلوع فجر ہو جائے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اب تم ان سے مباشرت کرو اور جو کچھ اللہ تعالی نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اسے تلاش کرو، اور صبح کا سفید دھاگہ رات کے سیاہ دھاگے سے ظاہر ہونے تک کھاؤ پیئو}.۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے :

(بلاشبہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ اذان رات کے وقت کہتے ہیں لھذا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ کی اذان سننے تک تم کھاؤ پیئو، کیونکہ وہ طلوع فجر کے وقت اذان کہتے ہیں) ۔

اس لیے موذنوں کو چاہیے کہ وہ اذان فجر میں تحقیق سے کام لیں اوراس وقت تک اذان نہ کہیں جب تک کہ طلوع فجر نہ ہوجائے اور طلوع فجر کا یقین صحیح گھڑیوں سے نہ کرلیں یہ نہ ہو کہ وہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈال کران پر اللہ تعالی کی حلال کردہ کو حرام کرکے فجر کی نماز وقت سے قبل ہی حلال کردیں، اوراس عمل میں بہت شدید قسم کا خطرہ ہے ۔ اھ

دیکھیں کتاب : فتاوی اسلامیۃ (122/1) ۔

واللہ اعلم .